استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں:
کہ اہل حدیث کہتے ہیں کہ بغیر رفع یدین کے نماز نہیں ہوتی، اور حضور ﷺ نے بغیر رفع یدین کے نماز نہیں پڑھی اور اسپر بہت ساری احادیث پیش کرتے ہیں، تو کیا انکا کہنا درست ہے؟
اور کیا ہمارے پاس ایسی کوئی احادیث ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور ﷺ نے رفع یدین کے بغیر بھی نماز پڑھی ہے، برائے کرم حوالہ کے ساتھ جواب تحریر کریں۔

سائل۔ محبوب ۳۶ جی لانڈھی کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین میں ائمہ اربعہ کے درمیان جو اختلاف ہے وہ محض افضلیت اور عدم افضلیت کا ہے،

شافعیہ اور حنابلہؒ کے نزدیک ان دونوں مواقع پر رفع یدین افضل ہے، جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ان دونوں مواقع پر ہاتھ نہ اٹھانا افضل ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عشرہ مبشرہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مثلاً افقہ الصحابہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابوھریرۃؓ حضرت براء بن عازبؓ حضرت عباد بن زبیر رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات سے عملاً یا تصدیقاً مذکورہ مواقع پر ہاتھ نہ اٹھانا ثابت ہے،
(معارف السنن: ج ۴۶۴/۲ و عمدۃ القاری ج ۲۷۲/۵ اوجز المسالک ص ۲۰۸ نقلاً عن البدائع ج ۲۰۷/۱)

نیز حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے جلیل القدر اصحاب اور شاگردوںؒ کے علاوہ بے شمار تابعین مذکورہ مواقع میں ترک رفع پر عامل رہے ہیں، اسی طرح حضرت ابراہیم نخعیؒ، حضرت علقمہؒ، حضرت امام شعبیؒ اور ابواسحاق سبیعیؒ وغیرہ جیسے فقہاء کرام سے ترک رفع یدین ثابت ہے۔

ابوبکر عیاشؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی فقیہ کو تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (طحاوی شریف ج ۱۱۲/۱)

ترک رفع کی احادیث عملاً متواتر ہیں اور عالم اسلام کے دو بڑے مراکز مدینہ طیبہ اور کوفہ

تقریباً بالا استثناء ترک رفع یدین پر عمل پیرا رہے ہیں۔(نیل الفرقدین فی رفع الیدین)

قرآن مجید میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے "وقوموا لله قانتین" بقرۃ ۲۳۸

اس ارشاد ربانی کا تقاضا یہ ہے کہ نماز میں حرکت کم سے کم ہو، لہذا جن احادیث میں حرکتیں کم منقول ہیں وہ اس آیت کے زیادہ مطابق ہوں گی، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ترک رفع کی روایات اوفق بالقرآن ہیں۔

ترمذی میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضور علیہ الصلاۃ والسلام جیسی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرنے کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بے شمار اہل علم صحابہ کرامؓ اور تابعین اسی کے قائل ہیں، (ترمذی ج۱/۵۹) اسی طرح ابوداود، نسائی، مصنف ابن ابی شیبہ اور السنن الکبری للبیہقیؒ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

ابوداؤد میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ کانوں کے قریب تک لے جا کر رفع یدین کرتے پھر (کسی جگہ) نہ کرتے، دار قطنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

شرح معانی الاثار اور کشف الاستار میں حضرت عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا رفع یدین سات مقامات پر کیا جائے نماز کے شروع میں، بیت اللہ کی زیارت کے وقت، صفا و مروہ پر، عرفات و مزدلفہ میں وقوف کے وقت اور رمی جمار کے وقت۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلاۃ والسلام حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، ان سب نے رفع یدین نہیں کیا مگر پہلی تکبیر کے وقت نماز کے شروع میں (دار قطنی: ج۱/۲۹۵، بیہقی: ج۲/۷۹)

حضرت عاصم بن کلیبؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نماز کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا رفع یدین کو نماز کے کسی بھی تکبیر میں نہ جھکتے ہوئے نہ اٹھتے ہوئے سوائے ابتداء نماز کے (المدونۃ الکبری)

خلاصہ کلام یہ کہ مذکورہ دلائل اور ان کے علاوہ بے شمار دیگر روایات اور اثار صحابہ وتابعین کی بناء پر احناف عدم رفع کو ترجیح دیتے ہیں اور ہاتھ نہ اٹھانے کو افضل قرار دیتے ہیں لہذا یہ کہنا کہ حضور اکرم ﷺ سے نماز میں عدم رفع ثابت نہیں ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

مذکورہ بالا دلائل اور دیگر دلائل کی عبارات درج ذیل ہیں۔

(۱) وقوموا لله قانتين پ ۲ بقرة آيه۲۳۸

(۲) قد افلح المؤمنون الذين هم فى صلاتهم خاشعون پ۱۸ س مؤمنون آية ۱

قال ابن عباسؓ : مخبتون ،متواضعون لايلتفتون يميناولا شمالاولا يرفعون ايديهم فى الصلاة .(تفسير ابن عباس ص ۲۱۲)

(۳) وقال النبى ﷺ اسكنوا فى الصلوة ،مسلم (ج :۱/۱۸۱)

(۴) وقال عبدالله بن عباسؓ العشرة الذين شهد لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة ماكانوايرفعون ايديهم الا فى افتتاح الصلوة(عمدة القارى ج:۵/۲۷۲)(اوجز المسالك ص ۲۰۸ نقلاً عن البدائع ج: ۱/۲۰۷)

(۵) عن علقمة رضى الله عنه قال : قال عبدالله بن مسعود ألا اصلى بكم صلوة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه الا فى اول مرة ،

قال ابو عيسى حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من اصحاب النبى ﷺ و التابعين وهو قول سفيان وأهل الكوفة (ترمذى ج: ۱/۵۹)وابو داؤد ج: ۱/ ۱۰۹ او نسائى ج: ۱/ ۱۱۷ او مسند احمد ج: ۱/۳۸۸و مصنف ابن ابى شيبه ج: ۱/ ۲۳۶و السنن الكبرى للبيهقىؒ ج: ۲/۷۸

۶ عن البراءؓان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذاافتتح

الصلوة رفع يديه الى قريب من أذنيه ثم لايعود ، (ابوداؤد ج: ۱/ ۱۰۹)

(۷) عن علیؓ عن النبی ﷺ ان كان يرفع يديه فی أول الصلوة ثم لايعود (دارقطنی ج: ۲/ ۱۰۱)

(۸) عن مقسم عن ابن عباسؓ و عن نافع ......عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال ترفع ایدی فی سبعة مواطن افتتاح الصلوة واستقبال البيت والصفاو المروة والموقفين وعندالحجر ، (كشف الاستار ج: ۱/ ۲۹۵)

(وشرح المعانی الآثار ج: ۱/ ۵۴۲)

(۹) عن علقمة عن عبد الله قال صليت مع النبی ﷺ ومع ابی بكر ومع عمر رضی الله عنهمافلم ترفعوا ايديهم الا عند التكبيرة الاولى فی افتتاح الصلوة ، قال ابو اسحاق به نأخذ فی الصلوة كلها (دارقطنی ج: ۱/ ۲۵۹ وبيهقی ج: ۲/ ۷۹

(۱۰) عن عاصم بن كليب الجرمی عن أبيه قال رأيت علی بن أبی طالب رضی الله عنه رفع يديه فی التكبيرة الاولى من الصلوة المكتوبة ولم يرفعهما فيما سوى ذلك (اخرجه ابن ابی شيبة ج: ۱/ ۲۳۶)والطحاوی ج: ۱/ ۱۱۰ و البخاری فی جز رفع اليدين كما فی نصب الراية (ج: ۱/ ۴۰۶)

(۱۱) (قال)وقال مالكؒ لا اعرف رفع اليدين فی شئی من تكبير الصلوة لافی خفض ولا فی رفع الا فی افتتاح الصلوة (المدوّنة الكبرى ص/ ۶۸)

(۱۲) عن شعبة عن ابی اسحاق قال كان اصحاب عبد اللهؓ واصحاب علیؓ لا يرفعون ايديهم الا فی افتتاح الصلوة قال وكيعؒ ثم لا يعودون (مصنف ابن ابی شيبة ج: ۱/ ۲۳۶)

۱۳ وقال ابو بكر بن عياشؒ : مارأيت فقيهاقط يفعله ويرفع

يديه في غير تكبيرة الاولى (طحاوی شریف ج: ۱/ ۱۱۲)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں (۱) معارف السنن ج:۲/ ۴۵۱

(۲) نیل الفرقدین فی رفع الیدین (۳) حدیث واہل حدیث ص ۳۹۰ (۴) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز ص/۱۸۰ واللہ اعلم بالصواب

آفتاب عالم غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴۲۲/۶/۲۶ھ

الجواب صحیح

محمد تقی عثمانی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴۲۲/۶/۲۶ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

محمد عبدالمنان

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴۲۲/۶/۲۶ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

محمود اشرف عثمانی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴۲۲/۶/۲۶ھ

الجواب صحیح

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴۲۲/۶/۲۶ھ

الجواب صحیح

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴۲۲/۶/۲۶ھ

دارالافتاء

۱۴۲۲/۶/۲۶